Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i) :- بینٹنگ ریزولیوشن

جواب:-

- لارڈ میکالے 1833ء کو گورنر کا ممبر اور پبلک انسٹرکشن کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ وہ ہندوستان آیا تھا 2 سال سے وہ کبھی ہندوستان نہیں آیا تھا۔ اس نے کونسل کی ریزولیشن کی جانے والی اپنی یادداشت میں بیان کیا کہ ہندوستان میں رہنے والے لوگ رنگ نسل کے اعتبار سے ہندی اور اخلاق کے لحاظ سے خالص انگریز ہیں۔ اس نے بینٹنگ ریزولیوشن کہتے ہیں جسے 7 مارچ 1835 کو منظور کیا گیا۔

خدوخال:-

مشرقی علوم پر آئندہ کوئی رقم خرچ نہ کی جائے گی۔
سائنس اور مغربی تعلیم انگریزی زبان میں دی جائے گی۔
مغربی اداروں کی سرپرستی کی جائے گی۔

Q. No. 2 Part (ii) سوال نمبر 2 جز (ii) :- سارجنٹ رپورٹ

جواب:-

مغربی حکومت نے ووڈ ڈسپیچ کے بعد 1944 کو ایک رپورٹ منظور کی جسے سارجنٹ رپورٹ کہتے ہیں۔

اہم نکات:- سارجنٹ رپورٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں

1- پانچ سے بارہ سال کی عمر کے بچوں کو دی جانے والی تعلیم پرائمری کہلائے گی۔
2- بارہ تا سولہ سال کی عمر کے بچوں کو دی جانے والی تعلیم اعلیٰ تعلیم کہلائے گی۔
3- ذہین چھوٹے بچوں کے لئے تربیت یافتہ اساتذہ کی زیر نگرانی نرسری کلاسیں کھولی جائے گی۔
4- تعلیم بالغاں کے پروگرام بنائے گئے۔
5- رپورٹ میں ذہنی طور پر پسماندہ اور معذور بچوں کے لئے بھی تعلیم کا اعلان کیا گیا۔
6- فنی اور ٹیکنیکل تعلیم کو رپورٹ کا حصہ بنایا گیا۔
7- سارجنٹ رپورٹ میں ~~ٹیکنیکل~~ سکولوں کی تعداد 2 تھی

Q. No. 2 Part (iii) ۱۷ ۱۷

درس نظامی:-

جواب:-

درس نظامی آج سے تقریباً چار سو سال قبل ملا نظام الدین سیالوی کے دور حکومت میں پیش کیا گیا۔

درس نظامی کی خصوصیات:-

درس نظامی کی خصوصیات درج ذیل ہیں:-

1- اس میں منقولات کی نسبت معقولات پر زیادہ توجہ دی گئی۔
2- تاریخ و جغرافیہ کی کتابوں کو نصاب کا حصہ نہ بنایا گیا۔
3- صرف و نحو کی کتابیں نصاب میں شامل کی گئیں۔
4- اس میں معقولات کی طرف زیادہ جھکاؤ پیدا کیا۔
5- اس کی ایک خوبی یہ تھی کہ قوت قوی مطالعہ ہوتا ہے۔
6- اس میں فہم و تجویز پر زیادہ توجہ دی گئی۔

- اس دور میں جو مضامین پڑھائے جاتے تھے آج ان کا وجود ختم ہو گیا ہے یا تو وہ بہت زیادہ تبدیلیوں کے ساتھ پڑھائی جا رہی ہیں۔

Q. No. 2 Part (iii) ۱۷ ۱۷

مانٹیسوری سسٹم:-

یونان و ستان کے سکولوں میں مانٹیسوری سسٹم بھی رائج تھا۔ اس کے تحت بڑی جماعت کے بچے اپنی زمانہ طالب علمی میں ہی اپنی پڑھی ہوئی کتابیں چھوٹی جماعت کے بچوں کو پڑھاتے تھے۔ اس طرح پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھانے کا فریضہ بھی سرانجام ہوتا تھا۔ اس کے بارے میں

امام غزالی فرماتے ہیں:-

"نامور علما کے ہاں دستور تھا کہ جب استاد درس دے چکتا تو جماعت میں موجود سب سے لائق طالب علم اونچی آواز میں استاد کے پڑھائے ہوئے سبق کو دوبارہ زمین نشین کرواتا تھا۔ مبتدی جس طالب علم کو حاصل ہوتا اسے "معید" کہتے ہیں۔"

اس مانٹیسوری سسٹم سے بچوں میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھانے کے بھی فریضہ سرانجام دیا جاتا تھا۔

Q. No. 2 Part (v) قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 سوال نمبر 2 جز (v)

جواب:-

1997ء کے انتخابات کے نتیجے میں دوبارہ میاں محمد نواز شریف کی حکومت برسر اقتدار آئی اور اس وقت کے وزیر تعلیم سید غوث علی شاہ نے تعلیمی پالیسی منظور کروائی۔

مقاصد:-

1998-2010 کی تعلیمی پالیسی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1- اسلامک ایجوکیشن:- آئین کے آرٹیکل 13 کے مطابق دی جائے گی۔

2- ضابطہ اخلاق:- اساتذہ کے ضابطہ اخلاق کے بارے میں بیان کیا گیا۔

3- اعلیٰ تعلیم:- 17-23 سال کی عمر کے بچوں کے لیے اعلیٰ تعلیم کے لیے یونیورسٹی کا قیام

4- ابتدائی تعلیم:- ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

5- زبان کے فروغ:- اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

Q. No. 2 Part (vi) متوسط طبقہ:- سوال نمبر 2 جز (vi)

جواب:-

پاکستان میں متوسط طبقہ ایک بڑے حصے پر مشتمل ہیں۔ ان میں سرکاری ملازم، صنعت کار لوگ اور چھوٹے تاجر وغیرہ شامل ہیں۔

یہ لوگ تعلیم میں سرمایہ کاری کو بہت اہمیت دیتے ہیں معاشرے میں اپنے مقام کو برقرار رکھنے اور وقت کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کا سہارا لیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اچھی اور زیادہ تعلیم دلوانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کے بچے بڑی بڑی لکھ کر بڑے عہدے پر فائز ہو سکے۔ اس لیے یہ لوگ تعلیم میں سرمایہ کاری کا خیال کرتے ہیں۔

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii) تعلیم نسواں :-

جواب :-

تعلیم نسواں سے مراد عورتوں کی تعلیم ہے معاشرے میں عورتوں کی تعلیم بہت ضروری ہیں کیونکہ یہ آنے والی نسلوں کی پرورش کرتی ہیں۔

تعلیم نسواں کی کمی کی وجوہات :-

تعلیم نسواں کی کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- آبادی میں اضافہ :- تعلیم نسواں میں کمی کی وجوہات میں ایک مسلہ آبادی میں اضافہ ہے جس کی وجہ سے تمام لوگوں کو تعلیم کی سہولیات نہیں ملتی

2- غربت :- غربت بھی تعلیم نسواں کی کمی کی وجوہات ہیں پاکستان میں 38% لوگ غربت کی زندگی گزارتے ہیں اس لیے وہ اپنی بچیوں کو تعلیم نہیں

3- قدامت پسندی :- پاکستان میں معاشرہ قدامت پسندی میں جکڑا ہوا ہے وہ اپنے لڑکوں کو لڑکیوں پر فوقیت دیتے ہیں۔

تعلیمی اداروں کی دوری :- دیہات میں اعلیٰ تعلیم کے لیے تعلیمی ادارے دور ہیں کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلواتے خاص طور پر لڑکیوں کو۔

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii) قومی پالیسی 1992 :-

جواب :-

1992 کی تعلیمی پالیسی میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت میں اور اس وقت کے وزیر تعلیم سید امام فخر نے کمیٹی کو پیش کی۔

فروغ تعلیم کے لیے پروگرام :-

قومی پالیسی 1992 میں فروغ تعلیم کے لیے پروگرام بنائے گئے جس میں کہا گیا کہ 8 نئے پوسٹ سیکنڈری تربیتی ادارے قائم کیے جائے۔ سکولوں کی تعداد انیس ہزار سے بڑھا کر 48487 کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پوسٹ سیکنڈری کی تعداد 16 سے بڑھا کر 36 کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جن میں سے 20 نئے شعبے کو دی جائے گی۔ اس فروغ تعلیم کے لیے 144 ارب کا اندازہ لگایا گیا جس میں سے 36 ارب نئے شعبے دیے گئے۔

Q. No. 2 Part (ix) سوال نمبر 2 جز (ix)

نظم و ضبط:-

جواب:-

نظم و ضبط سے مراد تعلیمی ادارے کے قائم کردہ قانون اور اصولوں کی خلاف ورزی نہ کرنا یا اس پر لگے ہوئے اپنی مرضی کے تابع نہ کرنا **نظم و ضبط** کہلاتا ہیں۔

- **نظم و ضبط کا فقدان:-**

نظم و ضبط کے فقدان سے مراد کسی ادارے کے قائم کردہ اصولوں ~~کو~~ کو توڑنا اپنی مرضی کے تابع کر دینا نظم و ضبط کا فقدان کہلاتا ہیں۔

- **نظم و ضبط کے فقدان کی نشانیاں:-**

تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کی فقدان کی نشانیاں درج ذیل ہیں۔

1- کلاسوں کا بلاوجہ بائیکاٹ۔
2- سیاسی جماعتوں کے گروہ کا حصہ بننا۔
3- کلاسوں سے غیر حاضر رہنا۔
4- پرنسپل یا اساتذہ کے ساتھ غلط رویہ۔
5- امتحانی مراکز میں ہنگامہ۔

Q. No. 2 Part (x) سوال نمبر 2 جز (x)

یونیورسٹی کی تعلیم:

جواب:-

یونیورسٹیاں بنیادی طور پر خود مختار تعلیمی ادارے ہیں۔ یونیورسٹیاں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرتی ہیں۔ اس میں پیشہ ورانہ تعلیم دی جاتی ہیں جن میں (زراعت، میڈیسن، وکالت، مراکز، انجینئرنگ وغیرہ شامل ہیں)

یونیورسٹیاں کی مدد کے لیے ادارہ ہائر ایجوکیشن کمیشن قائم کیا گیا ہے (HEC) ملک کا گورنر اپنے صوبے میں قائم تمام یونیورسٹیوں کا چانسلر کہلاتا ہے۔ جبکہ وزیر تعلیم عہدے کے اعتبار سے پرو چانسلر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وائس چانسلر کنٹرولر امتحانات، خازن، نائب، رجسٹرار اور ڈین وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ ان کی مدد کے لیے بھی دوسرے لوگ ان کی مدد کرتے ہیں ہر ڈیپارٹمنٹ کا الگ ڈین ہوتا ہیں۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

امام غزالی کا تعارف بیان کریں - نیز امام غزالی کے تجویز کردہ تدریسی طریقے تفصیلاً لکھیں؟

جواب:-

امام غزالی 1058 - 1111

• تعارف:-

امام غزالی مفکر تعلیم اور ایک ماہر استاد تھے مفکر تعلیم کی حیثیت سے اہل مغرب آن کو یا مانتے تھے آپ 1058 میں پیدا ہوئے اور 1111 میں وفات پائی۔ آپ کی اکثر کتابوں کے تراجم کی یورپی زبانوں میں کئے جا چکے ہیں۔ سیما غزسعادت اور احیاء علوم آپ کی اہم تصانیف ہے۔

• تعلیمی نظریات:-

آپ کے تعلیمی نظریات دو طرح کے ہیں علوم محمود اور علوم مذموم۔

1- علوم محمود:-

ایسے علوم جن کا سرچشمہ قرآن پاک ہیں۔ اور اس میں انسان کا کوئی نقصان کا پہلو موجود نہ ہو انہیں امام غزالی علوم محمود قرار دیتے ہیں۔

2- علوم مذموم:-

ایسے علوم جن میں انسان کے لیے کوئی نقصان کا پہلو موجود ہو انہیں امام غزالی علوم مذموم قرار دیتے ہیں۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

• نصاب تعلیم کی اقسام:-

امام غزالی اسے مضمون جو فرد کے لیے لازمی ہو انہیں فرض عین قرار دیتے ہیں۔ اس میں قرآن حدیث، فقہ کا علم شامل ہیں۔

اختیاری مضامین:-

ایسے مضامین جن کو جاننا فرد مناسب تعداد میں موجود ہو امام غزالی انہیں **فرض کفایہ** قرار دیتے ہیں۔ ان میں وکالت، انجینئرنگ، طب، زراعت وغیرہ کی تعلیم شامل ہیں۔

• امام غزالی کے تدریسی طریقے

امام غزالی نے بیت تفصیل کے ساتھ تدریسی طریقے بیان کیے ہیں یہ درج ذیل ہیں۔

1- بچوں کی استعداد کے مطابق تعلیم
2- عمل سے مشروط
3- استاد اور شاگرد کے تعلقات۔
4- اسباق کی ترتیبی
5- پچھلے اسباق کے ساتھ مشروط
6- قول و فعل میں مطابقت
7- ذہنی صلاحیتوں کے مطابق

• بچوں کی استعداد کے مطابق تعلیم:-

امام غزالی نے فرمایا کہ تعلیم بچوں کی استعداد کے مطابق دی جائے ان کی خواہشات ان کے معیار کے مطابق تعلیم دی جائے تاکہ تعلیم کے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکے۔

• عمل سے مشروط:-

امام غزالی کا کہنا ہے کہ تعلیم صرف اس وقت ہی بہتر ہو سکتی ہے جب اسے عمل کیا جائے امام غزالی کی ہدایت کی کہ تعلیم میں جو سیکھا جائے اس پر عمل بھی کیا جائے۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

• **اسباق کی تیاری:-**
امام غزالی نے استاذہ کے لیے نصیحت کی کہ استاد کو چاہیے کہ اسباق پڑھانے سے پہلے خود ایک مرتبہ اچھی طرح اس کی تیاری کرے۔

• **قول و فعل میں مطابقت:-**
امام غزالی نے فرمایا کہ استاد کو چاہیے کہ قول و فعل میں مطابقت رکھے تاکہ طالب علم کو یاد یا سبق اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
استاد کو چاہیے کہ مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائے۔

• **پچھلے اسباق کے ساتھ مشروط کرکے:-**
استاد کو چاہیے کہ اسباق کو پچھلے سبق کے ساتھ مشروط کرکے پڑھایا جائے یعنی پچھلے سبق کی یاد کو تازہ کرنے کی مثال دی جائے۔

• **بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق:-**
امام غزالی نے فرمایا
بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر تعلیم دی جائے۔
تاکہ بچوں کو تعلیم میں دلچسپی پیدا ہو۔

• **استاد اور شاگرد کے تعلقات:-** امام غزالی نے استاد اور شاگرد کے تعلقات کو بین فعل سے بیان کیا ہے درج ذیل ہیں۔

• **معلم کے آداب:-**
1- اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھے۔
2- بچوں کو اپنے بیٹوں اور بیٹوں کی طرح سمجھے
3- اپنے علم پر غرور اور تکبر نہ کریں۔

• **متعلم کے آداب:-** 1- استاد کا کہنا مانیں۔
2- کسی ایک پہلو میں مہارت حاصل کریں۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

تفصیلی جواب

سوال # 04

قومی تعلیمی پالیسی 1979 پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب:-

1977 کے انتخابات کے نتیجے میں جنرل ضیاء الحق کی حکومت برسر اقتدار آئی۔ انہوں نے بھی پچھلی حکومتوں کی طرح حکومت سنبھالتے ہی قومی تعلیمی پالیسی مرتب کی۔
اس وقت کے وزیر تعلیم نور خاں یوتی کی سربراہی میں کمیٹی کو پیش کی۔
اس میں تعلیم کے فروغ کے لیے بہت سے منصوبے بنائے گئے۔ اہم مقاصد کی فہرست درج ذیل ہیں۔

مقاصد:-

جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں دی جانے والی پالیسی کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

مسجد سکول:
محلہ سکول
دیہی ورکشاپ
یونیفارم
نجی اداروں کو قومی تحویل میں لینا
دور دیہی تعلیم

- یہ تمام مقاصد 1979 کی تعلیمی پالیسی میں پروگرام میں شامل کیے گئے۔ یہ مقاصد جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں نور خاں یوتی کی سربراہی میں پیش کیے گئے۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

• مسجد سکول:-

مساجد اور ان کے محلے سے فائدہ اٹھانے کے لئے مساجد سکول کھولنے کا پروگرام بنایا۔ اس میں پالیسی میں کیا گیا کہ مساجد سکول کھولے جائے اس کے لیے امام اور اس کے مدد کے لیے تربیت یافتہ اساتذہ کو تعینات کیا جائے۔
تاکہ امام اپنی اسلامی تعلیم اور اساتذہ اسے ابتدائی تعلیم طلبہ مہیا کرے گا۔ تاکہ پاکستان میں خواندگی کی شرح میں اضافہ کیا جائے اس کے لیے 45000 مساجد سکول کھولنے کا پروگرام بنایا گیا۔

• محلہ سکول:-

پاکستانی معاشرے میں بیت سی خواتین لکھی پڑھی ہیں جو اپنی حیا اور گھروں کی مختلف وجوہات کی بنا پر گھر کے ماحول سے باہر نکل کر کام کرنا پسند نہیں کرتی۔ بلکہ محلے کی بچیوں کو اپنے گھر میں ہی تعلیم دیتی ہیں۔
پالیسی میں طے کیا گیا کہ ان خواتین سے رابطہ کر کے ان کو تنخواہیں دے کر طلبہ کے کتابیں بھی مہیا کی جائے تاکہ طلبہ اپنے محلے میں ہی سلائی کڑھائی کے ساتھ پڑھائی کا بھی طریقہ انجام دینے کا پروگرام بنایا گیا۔

• دیہی ورکشاپ:-

دیہی ورکشاپ کھولنے کا پروگرام بنایا گیا۔ دیہی ورکشاپ کے مالک کے لیے لازمی کر دیا گیا کہ وہ اپنے ملازمین کو تعلیم کی طرف راغب کریں۔
تاکہ بچے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہنر بھی سیکھ سکے اس لیے پالیسی میں دیہی ورکشاپ کھولنے کا پروگرام بنایا گیا۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

• **نجی اداروں کو قومی تحویل میں لینا:**

1972 کی تعلیمی پالیسی میں نجی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کی اجازت دی گئی تھی اور 1979 کی پالیسی میں اسے دوبارہ نجی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کا پروگرام بنایا گیا۔

• **یونیفارم:-**

اس پالیسی میں کیا گیا کہ لڑکوں کا یونیفارم ملیشیا کی شلوار قمیض جبکہ لڑکیاں نیلے رنگ کی قمیض اور سفید شلوار پہنیں گی۔ دوپٹے کا رنگ آزادی کی مرضی سے ہوسکتا ہے۔ موسم سرما میں مختلف اضافی پرزوں کے ساتھ یہی لباس استعمال کیا جائے گا۔

• **ذریعہ تعلیم:-**

اس پالیسی میں کیا گیا کہ قائداعظم کے فرمان کے مطابق اردو کو حیثیت مسلم ہیں۔ اس لیے اردو کو 12 سال کے انٹرز قومی امور کو طور پر نافذ کیا جائے گا۔

• **جائزہ:-**

مقاصد کے پیش نظر یہ ایک جامع پالیسی تھی جس لیکن اس پالیسی کا حال بھی باقی تمام پالیسیوں کی طرح ہی ہوا اور حکومت بدلنے کے ساتھ پالیسی بھی بدلی گئی حالانکہ تعلیمی پالیسی قومی پالیسی ہوتی ہیں اسے حکومت بدلنے کے ساتھ نہیں بدلنا چاہیے بلکہ اس میں ضرورت کے مطابق اضافہ کر دینا چاہیے۔ اتنے کئی معاشی حالات کے پیش نظر مطلوبہ نتائج نہ دے سکی۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

تحریک علی گڑھ کے اثرات بیان کریں؟

جواب:-

- **پس منظر:-** 1857 کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمان معاشی اور معاشرتی حالات کا شکار تھے کیونکہ وہ نئی صورت حال کو دینی طور پر قبول نہیں کر پا رہے تھے جبکہ ہندو نے ہوا کا رُخ تو لتے ہوئے اپنی وفاداریاں انگریزوں کے ساتھ جوڑ لی ان کے لیے حکومت کی تبدیلی کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔
جبکہ مسلمان ان تمام حالات سے ہم آہنگ نہیں تھے انگریزوں نے مسلمانوں کی سات سو سو سال کی حکمرانی کا خاتمہ کر دیا۔
ان حالات میں سر سید نے تعلیمی حالات کا جائزہ لیا کو معلوم ہوا کہ 1856 میں تمام یونیورسٹیوں میں 31566 ڈگری کو مانگ لوگوں میں صرف مسلمان کی تعداد 57 ہیں جبکہ 240 وکالت کی ڈگری میں سے صرف 4 مسلمان ہیں۔

- **تحریک علی گڑھ:-**
ان تمام حالات میں سر سید نے علی گڑھ میں ایک مدرسہ قائم کیا جو تحریک کی شکل اختیار کر گیا اسے تحریک علی گڑھ کہا جاتا ہے۔
اس کے بعد سر سید نے بہت سے کام سر انجام دیے یہ درج ذیل ہیں۔

- **سائنٹیفک سوسائٹی:-**
سر سید احمد خان نے غازی پور میں 1864 میں ایک سوسائٹی بنائی۔ اس کا مقصد انگریزی کتب کا اردو زبان میں ترجمہ کرنا۔ سوسائٹی نے بہت ہی کم وقت میں بہت سی کتابوں کا ترجمہ شائع کیا ترجمہ اس

(Section C)

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2) قدر سلیس طقا کہ پڑھنے والے کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ترجمہ پڑھ رہا ہیں۔

• علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ:-

ایک ہفت روزہ 1866 میں اخبار نکلنا شروع ہوا جو علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کہلاتا تھا۔ اس کی خاص بات یہ تھی کہ اس کا ایک صفحہ اردو اور ایک صفحہ انگریزی میں تھا اس طرح دونوں طبقہ تک پیغام پہنچتا ہوتا۔

• علی گڑھ کالج:-

انگلستان سے واپس آکر سر سید نے علی گڑھ میں ایک سکول (اینگلو اورینٹل) بنایا جو دو سال بعد کالج کی شکل میں 1877 میں بن گیا۔

• تعلیمی کمیٹی:-

سر سید نے بنارس میں ایک کمیٹی کی بنیاد رکھی کیونکہ سر سید کا علی گڑھ کی صورت میں مکمل پروجیکٹ تھا لیکن یہ انگلش فرینڈز تو حمیدہ کے لیے ناکافی تھا۔ دسمبر 1906 میں اس کمیٹی نے جنم دیا۔

• تحریک علی گڑھ کے مقاصد

تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل ہیں۔
مسلمانوں کو انگریزی تعلیم کی طرف راغب کرنا۔
مسلمانوں کو انگریزوں کا وفادار بنانا۔
مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان مفاہمت پیدا کرنا۔

• تحریک علی گڑھ کے اثرات:-

تحریک علی گڑھ کے اثرات درج ذیل ہیں۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)

- **مسلمانوں کے معاشی خوشحالی:-**

تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمان اپنے بچوں کو تعلیمی ادارے بھیجنے لگے جس سے ان کے بچے پڑھ کر سرکاری ملازمت کے اہل ہو جاتے تھے اس طرح مسلمانوں کے معاشی حالات میں خوشحالی آئی۔

- **اردو زبان کا فروغ:-**

تحریک علی گڑھ سے اردو زبان کو فروغ حاصل ہوا اس طرح سب لوگ اردو زبان کا استعمال کرنے لگے سرسید خود بھی جلسے یا تقریر میں اردو زبان کا سہارا لیتے۔

- **انگریزوں سے مفاہمت:-**

تحریک علی گڑھ نے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان مفاہمت پیدا کی۔ سرسید نے اسباب بغاوت ہند میں بیان کیا کہ آپ نے دین کو خلط ملط کر دیا ہے۔ اس طرح وہ انگریزوں کے جذبات کو بدلنے میں کافی حد تک کامیاب رہے۔

- **مسلم اتحاد:-**

تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمانوں میں اتحاد ہوا علی گڑھ کے طالب علم علاقائی تعصب سے پاک تھے۔ جس کی وجہ طالب علموں نے تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔

- **دین کا محدود تصور:-**

سرسید نے 1894 میں طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہماری تعلیم اس دن پوری ہوگی جس دن تعلیم خود ہمارے ہاتھ میں ہوگی یونیورسٹیوں کی غلامی سے نجات ملے گی۔ فلسفہ ہمارے بائیں ہاتھ میں اور نیچرل سائنس بائیں ہاتھ میں ہوگی اور لا الٰہ الا اللہ کا تاج ہمارے سر پر ہوگا۔"